شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے صرف (36صَفْحات) پر مشتمل یہ بیان مکمّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوتا ہوا محسوس فرمائیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان تقرُّب نشان ہے: ''قِیامت کے روز لوگوں میں میرے نزدیک تر وہ ہوگا جس نے مجھ پر زِیادہ دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔''

(ترمِذی ج ۲ ص ۲۷ حدیث ٤٨٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کھوٹا سِکّہ

حضرتِ سیِّدُ نا شیخ ابو عبدُ اللّٰہ خَیّاط رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے پاس ایک آتَش پَرَسْت کپڑے سلواتا اور ہر بار اُجرت میں کھوٹا سِکّہ دے جاتا، آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ چُپ چاپ لے لیتے۔ ایک بار آپ رَحْمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی غیر موجودَگی میں شاگرد نے آتَش پَرَسْت سے

مـــــــــــدینـــہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی اجتماع (۱۱، ۱۲، ۱۳ شعبان المعظّم ١٤٢٣ھ بروز ہفتہ مدینۃ الاولیاء ملتان) میں فرمایا، ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ۔مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

کھوٹا سِکّہ نہ لیا۔ جب واپَس تشریف لائے اور معلوم ہوا تو شاگرد سے فرمایا: تو نے کھوٹا دِرہم کیوں نہیں لیا؟ کئی سال سے وہ مجھے **کھوٹا سِکّہ** ہی دیتا رہا ہے اور میں بھی جان بوجھ کر لے لیتا ہوں تاکہ یہ وُہی سِکّہ کسی دُوسرے مسلمان کو نہ دے آئے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۸۷ مُلَخَّصاً)

دعوتِ اسلامی کیا چاہتی ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پہلے کے بزرگوں میں **اِحترامِ مسلم** کا جذبہ کس قَدَر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہوتا تھا۔ کسی اَنجانے مسلمان بھائی کو اِتّفاقی نقصان سے بچانے کیلئے بھی اپنا خَسارہ گوارا کرلیا جاتا تھا، جبکہ آج تو بھائی ہی بھائی کو لوٹنے میں مصروف ہے۔ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** دورِ اَسلاف کی یاد تازہ کرنا چاہتی ہے۔ ''**دعوتِ اسلامی**'' نفرتیں مٹاتی اور مَحبّتوں کے جام پلاتی ہے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے پہلے دن اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنائے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بطُفَیلِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اِحترامِ مسلم** کا جذبہ بیدار ہوگا۔ اگر ایسا ہوگیا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا مُعاشَرہ ایک بار پھر مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا کے دِلکش وخوشگوار، خوشبودار وسدا بہار رنگ برنگے پھولوں سے لدا ہوا حسین گلزار بن جائے گا۔ ؎

طیبہ کے سوا سب باغ پامالِ فَنا ہوں گے
دیکھو گے چمن والو جب عَہدِ خَزاں آیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین شَخْص جنّت سے (ابتِداءً) محروم

والِدَین ودیگر ذَوِی الْاَرحام (یعنی جن کے ساتھ خونی رشتہ ہو دَرَجہ بدَرَجہ) مُعاشرے میں سب سے زیادہ اِحتِرام وحُسنِ سُلوک کے حقدار ہوتے ہیں، مگرافسوس کہ اس کی طرف اب دھیان کم دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ عوام کے سامنے اگرچِہ انتہائی مُنْکَسِرُ المزاج وملنسار گردانے جاتے ہیں مگر اپنے گھر میں بِالخصوص والِدَین کے حق میں نہایت ہی تند مزاج و بداَخلاق ہوتے ہیں۔ ایسوں کی توجہ کیلئے عَرض ہے، حضرتِ سیِّدُنا **عبدُ اللّٰہ** ابن عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے، سرکارِ دو عالم، نورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: ''تین شخص جنّت میں نہیں جائیں گے، ماں باپ کو ستانے والا اور دَیُّوث اور مَردانی وضع بنانے والی عورت۔'' (مَجمَعُ الزَّوائِد ج٨ ص ٢٧٠ حدیث ١٣٤٣٢)

دَیُّوث کی تعریف

بیان کردہ حدیثِ پاک میں ماں باپ کو ایذاء دینے والے کے ساتھ ساتھ **دَیُّوث** کے بارے میں بھی وَعید ہے کہ وہ جنّت سے محروم کر دیا جائے گا۔ ''دَیُّوث'' یعنی وہ شخص جو اپنی بیوی یا کسی مَحْرم پر غیرت نہ کھائے۔ (دُرِّمُختار ج٦ ص ١١٣) مطلب یہ کہ **باوجودِ قدرت اپنی زَوجہ، ماں، بہنوں اور جوان بیٹیوں وغیرہ کو گلیوں بازاروں، شاپنگ سینٹروں** اور **مَخْلُوط** تفریح گاہوں میں بے پردہ گھومنے پھرنے، اجنبی پڑوسیوں،

نامَحرم رِشتے داروں، غیر مَحرم ملازِموں، چوکیداروں اور ڈرائیوروں سے بے تکلفی اور بے پردَگی سے منع نہ کرنے والے **دَیُّوث**، جنّت سے محروم اور جہنَّم کے حقدار ہیں۔

یاد رکھئے! دیگر نامَحرموں کے ساتھ ساتھ تایازاد، چچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد، چچی، تائی، مُمانی، بہنوئی، خالو اور پھوپھا نیز دَیْوَر و جیٹھ اور بھابھی کے درمیان بھی شریعت نے پردہ رکھا ہے۔ اگر عورت مذکورہ رشتے داروں سے بے تکلُّف رہے گی اور ان سے شَرعی پردہ نہیں کریگی تو جہنَّم کی حق دار ہے اور شوہر اپنی اِستطاعت کے مُطابق بیوی کو اِس گناہ سے نہیں روکے گا تو شَرْعاً وہ ''دَیُّوث'' ابتِداءً جنّت سے محروم اور عذاب نار کا مُستحق ہے۔ جو علانیہ **دَیُّوث** ہے وہ فاسِقِ مُعْلِن، نا قابلِ امامت ومَردودُ الشَّہادۃ (یعنی گواہی کیلئے نالائق) ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے پہلے دن اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بے حَیائی کا مَرَض **دیوثی** اور دیگر گناہوں کے اَمراض بھی اُن میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے صَدقے میں دور ہوں گے جن کی حیا سے جھکی ہوئی مبارَک نگاہوں کا واسِطہ پیش کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ بارگاہِ ربُّ الْعِزَّت میں عرض کرتے ہیں:

یا الٰہی! رنگ لائیں جب مِری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَردانہ لباس والی جنّت سے محروم

حدیثِ پاک میں مَردانی وَضْع بنانے والی عورت کو بھی جنّت سے محروم قرار دیا گیا ہے۔تو جو عورت مردانہ لباس، یا مردانہ جوتے پہنے یا مردانہ طرز کے بال کٹوائے وہ بھی اِس وَعید میں داخل ہے۔آج کل بچّوں میں اس بات کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا، لڑکے کو لڑکی کا لباس پہنا دیا جاتا ہے جس سے وہ لڑکی معلوم ہوتا ہے جبکہ لڑکی کو مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ لڑکے کا لباس مَثَلاً پینٹ شرٹ، لڑکے کے جوتے اور ہیٹ وغیرہ پہنا دیتے ہیں، بال بھی لڑکے جیسے رکھوائے جاتے ہیں کہ دیکھنے میں بالکل لڑکا معلوم ہوتی ہے۔صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی لکھتے ہیں: ''بچّوں کے ہاتھ پاؤں میں بلاضَرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے مگر لڑکے کو لگائے گی تو گنہگار ہوگی۔'' (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۲۸)

اپنے بچّوں کو ایسے بابا سوٹ بھی مت پہنایئے جن پر انسان یا جانور کی تصویر بنی ہو، بچوں کو نیل پالش بھی نہ لگایئے اور بچّوں کی ماں بھی ہرگز نہ لگائے کہ نیل پالش لگی ہونے کی صورت میں اس کے نیچے ناخُن پر پانی نہیں بہتا، لہٰذا وُضو و غُسل نہیں ہوتا۔

بڑے بھائی کا اِحتِرام

والِدَین کے ساتھ ساتھ دیگر اہلِ خاندان مَثَلاً بھائی بہنوں کا بھی خیال رکھنا

چاہیے۔ والِد صاحِب کے بعد دادا جان اور بڑے بھائی کا رُتبہ ہے کہ بڑا بھائی والِد کی جگہ ہوتا ہے۔ مصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، تاجدارِ رسالت، صاحِبِ جُودو سخاوت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: ''بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہے جیسے والِد کا حق اولاد پر۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص٢١٠ حدیث٧٩٢٩)

اَولاد کو ادب سکھائیے

والِدَین کو بھی چاہیے کہ اپنی اولاد کے حُقُوق کا خیال رکھیں، انہیں ماڈَرن بنانے کے بجائے سنّتوں کا چلتا پھرتا نُمُونہ بنائیں، ان کے اَخلاق سنواریں، بُری صُحبت سے دُور رکھیں، سنّتوں بھرے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ کریں۔ فِلموں ڈِراموں، گانے باجوں اور برے رسم و رَواجوں سے بھرپور، یادِ خدا و مصطَفٰے سے دور کرنے والے فُحش فنکشنوں سے بچائیں۔ آج کل شاید ماں باپ اولاد کے حُقُوق یہی سمجھتے ہیں کہ ان کو دُنیوی تعلیم مل جائے، ہُنر اور مال کمانا آجائے۔ آہ! اپنے لختِ جگر کے لباس اور بدن کو میل کچیل سے بچانے کا تو ذِہن ہوتا ہے مگر بچّے کے دل و دماغ اور اَعمال و افعال کی پاکیزگی کا کوئی خیال نہیں ہوتا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، **مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ والا شان ہے: ''کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب سکھائے وہ اُس کیلئے ایک صاع[1] صَدَقہ کرنے سے افضل ہے۔'' (تِرمِذی ج ٣ ص ٣٨٢ حدیث ١٩٥٨) اور ارشاد ہے کہ ''کسی باپ نے اپنی اولاد کو کوئی چیز ایسی نہیں

[1] یعنی تقریباً چار کلو غلّہ۔

دی جو اچّھے ادب سے بہتر ہو۔" (اَیضاً ص۳۸۳ حدیث۱۹۵۹)

گھروں میں مَدَنی ماحول نہ ہونے کی ایک وجہ

افسوس! آج کل ہم میں سے اکثر کے گھروں میں **مَدَنی ماحول** بالکل نہیں ہے۔ اس میں کافی حد تک ہمارا اپنا بھی قصور ہے۔ گھر والوں کے ساتھ ہماری بے انتہا بے تکلُّفی، ہنسی مذاق، تُو تڑاق اور بداَخلاقی اور حد دَرَجہ بے توجُّہی وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ عام لوگوں کے ساتھ تو ہمارے بعض اسلامی بھائی انتہائی عاجزی اور مسکینی سے پیش آتے ہیں مگر گھر میں شیر بَبَر کی طرح دَہاڑتے ہیں، اس طرح گھر میں وقار قائم ہوتا ہی نہیں اور اہلِ خانہ بے چارے اِصلاح سے اکثر محروم رہ جاتے ہیں۔ خبردار! اگر آپ نے اپنے اَخلاق نہ سنوارے، گھر والوں کے ساتھ عاجِزی اور خندہ پیشانی کا مُظاہَرہ کر کے ان کی اِصلاح کی کوشش نہ کی تو کہیں جہنَّم میں نہ جا پڑیں۔ **اللہ** تبارک وتعالٰی پارہ 28 **سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم** کی آیت 6 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔

اہلِ خانہ کو دوزخ سے کیسے بچائیں؟

اِس آیتِ کریمہ کے تحت خزائنُ العِرفان میں ہے: **اللہ** تعالٰی اور اُس کے

رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فَرمانبرداری اختیار کر کے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے مُمانَعَت کر کے اور اُنہیں عِلْم و اَدَب سکھا کر (اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنَّم کی آگ سے بچاؤ)

رِشتے داروں کا احتِرام

تمام رِشتے داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرنا چاہئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عاصِم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس کو یہ پسند ہو کہ عُمْر میں درازی اور رِزْق میں فَراخی ہو اور بُری موت دَفْع ہو وہ اللہ تعالٰی سے ڈرتا رہے اور رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کرے۔'' (اَلْمُستَدرَك ج٥ ص٢٢٢ حديث٧٣٦٢)

مصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہِدایت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''رشتہ کاٹنے والا جنّت میں نہیں جائے گا۔'' (بُخاری ج٤ ص٩٧ حديث٥٩٨٤)

رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک کے مَدَنی پھول

صِلَۂ رِحْمی کے معنیٰ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت حصّہ (16)'' صَفْحہ 201 تا 203 پر ہے: **صِلَۂ رِحْم** کے معنیٰ **رِشتے کو جوڑنا** ہے یعنی رِشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلوک کرنا۔ ساری اُمّت کا اس پر اِتّفاق ہے کہ **صِلَۂ رِحْم** واجِب ہے اور قَطْعِ رِحْم (یعنی رشتہ توڑنا) حرام ہے۔

کن رِشتے داروں سے صِلَہ واجِب ہے؟

جن رِشتے والوں کے ساتھ صِلَہ (رِحْم) واجب ہے وہ کون ہیں؟ بعض عُلَما نے فرمایا: وہ ذُو رِحْم مَحْرَم ہیں اور بعض نے فرمایا: اس سے مراد ذُو رِحْم ہیں، مَحْرَم ہوں یا نہ ہوں۔ اور ظاہر یہی قول دُوُم ہے، احادیث میں مُطْلَقاً (یعنی بِغیر کسی قید کے) رِشتے والوں کے ساتھ صِلَہ (یعنی سُلوک) کرنے کا حکم آتا ہے، قرآنِ مجید میں مُطْلَقاً (یعنی بلا قید) ذَوِی الْقُربٰی (یعنی قرابت والے) فرمایا گیا مگر یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں (اسی طرح) صِلۂ رِحْم (یعنی رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے دَرَجات میں بھی تَفاوُت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ والِدَین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد "ذُو رِحْم مَحْرَم" کا، (یعنی وہ رشتے دار جن سے نسبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ان کے بعد بَقِیَّہ رشتے والوں کا علٰی قَدرِ مَراتِب۔ (یعنی رِشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مطابِق) (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۷۸)

"ذُو رِحْم مَحْرم" اور "ذُو رِحْم" سے مراد؟

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان سُورَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت 83 وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰی "ترجمہ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں سے۔" کے تحت "تفسیرِ نعیمی" میں لکھتے ہیں: اور قُرْبٰی بمعنی قَرابَت ہے یعنی اپنے اہلِ قَرابَت کے ساتھ اِحسان کرو، چُونکہ اہلِ قَرابَت کا رشتہ ماں باپ کے ذَرِیعے سے ہوتا ہے اور ان کا اِحسان بھی ماں باپ کے مقابلے میں کم

ہے اِس لیے ان کا حق بھی ماں باپ کے بعد ہے، اس جگہ بھی چند ہدایتیں ہیں: **پہلی ہدایت:** **ذِی الْقُرْبٰی** وہ لوگ ہیں جن کا رشتہ بذریعے ماں باپ کے ہو جسے ''ذِی رِحْم'' بھی کہتے ہیں، یہ تین طرح کے ہیں: **ایک** باپ کے قَرابَت دار جیسے دادا، دادی، چچا، پھوپھی وغیرہ، **دوسرے** ماں کے جیسے نانا، نانی، ماموں، خالہ، اَخیافی (یعنی جن کا باپ الگ الگ ہو اور ماں ایک ہو ایسے بھائی اور بہن کا) بھائی وغیرہ، **تیسرے** دونوں کے قَرابَت دار جیسے حقیقی بھائی بہن۔ ان میں سے جس کا رشتہ قوی ہوگا اس کا حق مقدَّم۔ **دوسری ہدایت:** اہلِ قَرابَت دو قسم کے ہیں **ایک** وہ جن سے نکاح حرام ہے، انہیں ذِی رِحْم مَحْرَم (یعنی ایسا قریبی رِشتے دار کہ اگر ان میں سے جس کسی کو بھی مَرد اور دوسرے کو عورت فرض کیا جائے تو نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو جیسے باپ، ماں، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ، بھانجا، بھانجی وغیرہ) کہتے ہیں، جیسے چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ۔ ضَرورت کے وَقْت ان کی خدمت کرنا فرض ہے نہ کرنے والا گنہگار ہوگا۔ **دوسرے** وہ جن سے نکاح حلال جیسے خالہ، ماموں، چچا کی اَولاد ان کے ساتھ اِحسان وسُلوک کرنا سنّتِ مُؤکّدہ ہے اور بَہُت ثواب لیکن ہر قَرابَت دار بلکہ سارے مسلمانوں سے اچّھے اَخلاق کے ساتھ پیش آنا ضَروری اور ان کو ایذاء پہنچانی حرام۔ (تفسیر عزیزی) **تیسری ہدایت:** سُسرالی دُور کے رِشتے دار ذِی رِحْم نہیں، ہاں ان میں سے بعض مَحْرَم ہیں جیسے ساس اور دودھ کی ماں، بعض مَحْرَم بھی نہیں، ان کے بھی حُقُوق ہیں یہاں تک کہ پڑوسی کے بھی حق ہیں مگر یہ لوگ اس آیت میں داخِل نہیں کیونکہ یہاں رِحْمی اور رِشتے والے مُراد ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ص ۴۴۷)

رِشتے دار دوسرے مُلک میں ہوں تو کیا کرے؟

اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رِشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، ان سے خط وکتابت جاری رکھے تاکہ بے تعلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رِشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحبَّت میں اِضافہ ہوگا۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸) فی زمانہ رابِطہ نہایت آسان ہے، خط پہنچنے میں کافی دیر لگتی، ہو سکے تو فون اور ای میل کے ذَرِیعے بھی رابطہ رکھا جاسکتا ہے کہ یہ بھی اِزدِیادِ حُب (یعنی مَحبّت بڑھانے) کے ذرائع ہیں۔

قَطْعِ رِحْم کی ایک صورت

جب اپنا کوئی رِشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اِس کو رَد کر دینا قَطْعِ رِحْم (یعنی رشتہ کاٹنا) ہے۔ (دُرَر، ص ۳۲۳) یاد رہے! قَطْعِ رِحْم یعنی رشتہ کاٹنا حرام ہے۔

صِلۂ رِحْم یہ ہے کہ وہ توڑے تب بھی تم جوڑو

صِلۂ رِحْمی (رِشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک) اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بَدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صِلۂ رِحْم (یعنی کامل دَرَجے کا رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے، بے اِعتنائی (بے۔اِعْ۔تے۔نائی۔یعنی لاپرواہی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رِشتے کے حُقُوق کی مُراعات (یعنی لحاظ ورعایت) کرو۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸)

ناراض رِشتے داروں سے صُلْح کرلیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میری آپ سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ اگر آپ کی کسی رِشتے دار سے ناراضی ہے تو اگر چہ رِشتے دار ہی کا قُصور ہو صُلْح کیلئے خود پہل کیجئے اور خود آگے بڑھ کر خندہ پیشانی کے ساتھ اُس سے مل کر تعلُّقات سنوار لیجئے۔ ہاں اگر کوئی شَرْعی مَصْلَحت مانِع (یعنی رُکاوٹ) ہے تو بے شک صُلْح نہ کی جائے۔ **عاشِقانِ رسول** کے مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سنّتوں بھرا سفر اور روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذَرِیْعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے پہلے دن اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ بطُفیلِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم **اِحترامِ مسلم** کا آپ کے اندر وہ دَرْد پیدا ہوگا کہ تمام روٹھے ہوئے رشتے داروں سے نہ صِرْف صُلْح ہوجائے گی بلکہ وہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے بھی وابستہ ہوجائیں گے۔

سب شکر رنجیاں دور ہوں گی میاں
قافِلے میں چلیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی فضیلت

جس بچّے یا بچّی کا باپ فوت ہو جائے اُس کو **یتیم** کہتے ہیں۔ جب بچّہ بالِغ یا بچّی بالِغہ ہوگئی تو اب یتیم کے اَحکام خَتْم ہوئے۔ یتیموں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا بھی بڑا ثواب ہے۔

چُنانچہ رسولِ کریم، رء وفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: ''جو شخص یتیم کے سر پر مَحض اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اُس کا ہاتھ گزرا ہر بال کے مقابل میں اُس کیلئے نیکیاں ہیں اور جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر اِحسان کرے میں اور وہ جنّت میں (دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا) اس طرح ہوں گے۔'' (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۸ ص۲۷۲ حدیث۲۲۲۱۵)

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے اور مسکین کو کھانا کھلانے سے دل کی سختی دور ہوتی ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے کہ ایک شخص نے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی۔ نبیِّ رَحْمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔'' (ایضاً ج۳ ص۳۳۵ حدیث۹۰۲۸)

بے چین دلوں کے چین، رَحْمتِ دارین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''لڑکا یتیم ہو تو اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے میں آگے کی طرف لے آئے اور بچّے کا باپ ہو تو ہاتھ پھیرنے میں گردن کی طرف لے جائے۔'' (مُعْجَم اَوْسَط ج۱ ص۳۵۱ حدیث۱۲۷۹)

عورت سے نبھانے کی کوشش کیجئے

مَرد کو چاہئے کہ اپنی زَوجہ کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرے۔ اور اُس کو حکمتِ عملی کے ساتھ چلائے۔ چُنانچہ میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حکمت نشان ہے: ''بیشک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے تمہارے لئے کسی طرح سیدھی نہیں ہوسکتی اگر تم اس سے نَفْع چاہتے ہو تو اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی نَفْع حاصِل کرسکتے ہو اور اگر اس کو سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ ڈالو گے

اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔'' (مُسلِم ص ۷۷۵ حدیث ۱۴۶۸)

زَوجہ کے ساتھ نَرمی کی فضیلت

معلوم ہوا کچھ نہ کچھ خلافِ مزاج حرکتیں اس سے سرزد ہوتی ہی رہیں گی۔ مَرد کو چاہیئے کہ صَبْر کرتا رہے۔ نبیوں کے سرور، حسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ روح پرور ہے: ''کامل ایمان والوں میں سے وہ بھی ہے جو عُمدہ اَخلاق والا اور اپنی زَوجہ کے ساتھ سب سے زیادہ نَرم طبیعت ہو۔'' (ترمذی ج ۴ ص ۲۷۸ حدیث ۲۶۲۱)

عورَت کے ساتھ دَرگزر کا معاملہ رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک میں اُن لوگوں کے لئے دعوتِ فکر ہے جو بات بات پر اپنی زَوجہ کو جھاڑتے بلکہ مارتے ہیں۔ ایک صِنْفِ نازُک پر قُوّت کا مُظاہرہ کرنا اور خوامخواہ رُعب جھاڑ نا مردانگی نہیں۔ اگرچہ عورت کی بھول ہو تب بھی دَرگزر سے کام لینا چاہیئے کہ جب عورت سے کثیر منافع بھی حاصل ہوتے ہیں تو اُس کی نادانیوں پر صَبْر بھی کرنا چاہیئے۔ نبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''مؤمن مَرد مومنہ عورت سے دشمنی نہیں رکھ سکتا۔ اگر اس کی ایک خصلت بُری لگے گی تو دوسری پسند آجائے گی۔'' (مُسلِم ص ۷۷۵ حدیث ۱۴۶۹)

نمک زیادہ ڈال دیا

کہتے ہیں: ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں **نمک زیادہ ڈال دیا**۔ اسے **غصّہ** تو بَہُت آیا

مگر یہ سوچتے ہوئے وہ **غصّے** کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رہتا ہوں اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے۔ چُنانچِہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زَوجہ کی خطا معاف کردی۔ اِنتقال کے بعد اس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا کہ گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا **معاف** کردی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صلے میں تم کو آج **معاف** کرتا ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت اور ہر ماہ **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کر کے جَمْع کروانے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بطُفیلِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم گھریلو شکر رنجیاں دُور ہوں گی اور آپ کا گھر خوشیوں کا گہوارہ بنے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے خاندان کو **مدینۂ منوّرہ** زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا کا نظّارہ نصیب ہوگا۔ ؎

سویا ہوا نصیب جگا دیجئے حُضُور
میٹھا مدینہ مجھ کو دکھا دیجئے حُضُور

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

شوہر کے حُقُوق

بیوی کو بھی چاہئے کہ اپنے شوہر کیساتھ نیک سُلوک کرے۔ چُنانچِہ میٹھے میٹھے آقا،

مدینے والے **مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ''قسم ہے اُس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر قدم سے سرتک شوہر کے تمام جسم میں زَخْم ہوں جن سے پیپ اور کَچ لَہُو (یعنی پیپ مِلاخون) بہتا ہو پھر عورت اُسے چاٹے تب بھی حقِّ شوہر ادا نہ کیا۔''

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج٤ ص٣١٨ حدیث١٢٦١٤)

شوہر کا گھر نہ چھوڑے

بات بات پر رُوٹھ کر مَیکے چلی جانے والی عورت اِس حدیثِ پاک کو بار بار اپنے کانوں پر دوہرائے اور دل کی گہرائیوں میں اُتارے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اور (بیوی) بِغیر اجازت اُس (یعنی شوہر) کے گھر سے نہ جائے اگر (بِلاضَرورت) ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے یا واپَس لوٹ نہ آئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور فِرِشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں۔

(کَنْزُ الْعُمّال ج١٦ ص١٤٤ حدیث ٤٤٨٠١ مُلَخَّصاً)

اکثر عورَتیں جہنَّمی ہونے کا سبب

بعض خواتین اپنے شوہروں کی سَخْت نافرمانیاں اور ناشکریاں کرتی ہیں اور ذرا کوئی بات بُری لگ جائے تو پچھلے تمام اِحسانات بھلا کر کوسنا شُروع کر دیتی ہیں۔ جو اسلامی بہنیں بات بات پر لعنت ملامت کرتی اور پِھٹکار برساتی رہتی ہیں ان کو ڈر جانا چاہئے کہ **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **ایک بار** عید کے روز عیدگاہ تشریف لے جاتے ہوئے خواتین کی طرف گزرے تو فرمایا: ''اے عورَتو! صَدَقہ کیا کرو کیونکہ میں نے اکثر تم کو جہنَّمی

دیکھا ہے۔'' خواتین نے عَرْض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! اس کی وجہ؟ فرمایا: ''اس لئے کہ تم لعنت بہت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔''

(بُخاری ج۱ ص۱۲۳ حدیث۳۰٤)

پڑوسیوں کی اَھَمِّیّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرے اور بِلا مَصْلَحتِ شَرْعی ان کے احترام میں کمی نہ کرے۔ ایک شخص نے **حُضُور** سراپائے نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمتِ باعَظَمت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! مجھے یہ کیوں کر معلوم ہو کہ میں نے اچّھا کیا یا برا؟ فرمایا: ''جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سُنو کہ تم نے اچّھا کیا، تو بیشک تم نے اچّھا کیا اور جب یہ کہتے سُنو کہ تم نے بُرا کیا، تو بے شک تم نے بُرا کیا ہے۔''

(اِبن ماجہ ج٤ ص٤٧٩ حدیث٤٢٢٣)

اعلٰی کردار کی سند

اَللّٰہُ اکبر! پڑوسیوں کی اس قدر اَھَمِّیَّت کہ ''کیریکٹر سرٹیفکیٹ'' ان کے ذَرِیعے ملے۔ افسوس! پھر بھی آج پڑوسیوں کو کوئی خاطِر میں نہیں لاتا۔ عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت اور ہر مَدَنی ماہ **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کر کے جَمْع کروانے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بُطُفیلِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پڑوسیوں کی اَھَمِّیَّت دل میں پیدا ہو گی اور ان کے احترام کا ذِہن بنے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا

محلّہ باغِ مدینہ بن جائے گا۔ ؎

بہار آئے مَحلّے میں مِرے بھی یا رسولَ اللہ

اِدھر بھی تو جھڑی برسے کوئی رَحمت کے بادل سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیرِ قافِلہ کیسا ہو؟

سفر میں جو امیر قافلہ ہو اُس کو اپنے رُفَقا کا اِحترام اور ان کی بَہُت زیادہ خدمت کرنی چاہئے۔ چنانچہ **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: ''سفر میں وُہی **امیر** ہے جو اُن کی خدمت کرے، جو شخص خدمت میں بڑھ گیا تو اُس کے رُفَقا کسی عمل میں اُس سے نہیں بڑھ سکتے ہاں اگر ان میں سے کوئی شہید ہو جائے تو وُہی بڑھ جائے گا۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۳۳۴ حدیث۸۴۰۷)

بچی ہوئی چیزیں دوسروں کو دینے کی ترغیب

ایک موقع پر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے سفر میں ارشاد فرمایا: ''جس کے پاس زائد سُواری ہو وہ بے سُواری والے کو عطا کر دے اور جس کے پاس بچی ہوئی خُوراک ہو وہ بغیر خوراک والے کو کھلا دے'' اور اِسی طرح دوسری چیزوں کے مُتعلّق ارشاد فرمایا۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِسی طرح مال کی مختلف اَقسام ذِکر فرمائیں حتّٰی کہ ہم نے محسوس کیا کہ بچی ہوئی چیز میں سے کسی کو اپنے پاس رکھ لینے کا حق ہی نہیں ہے۔ (مُسلِم ص۹۵۲ حدیث۱۷۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ما تَحتوں کے بارے میں سُوال ہوگا

ایک امیرِ قافِلہ ہی نہیں، ہر ایک کو اپنے ماتَحتوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنا ضَروری ہے جیسا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، **دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: ''تم میں سے ہر ایک **نگران** ہے اور نگرانی کے مُتعلّق سب سے پوچھ گچھ ہوگی **بادشاہ** نگران ہے، اُس کی رَعایا کے بارے میں اُس سے سُوال ہوگا اور **مَرد** اپنے گھر کا نگران ہے اور اس کی رَعایا کے بارے میں اُس سے سُوال ہوگا اور **عورت** اپنے شوہر کے گھر میں نگران ہے اور اس کی رَعایا کے بارے میں اس سے سُوال ہوگا۔'' (بُخاری ج۲ ص۱۱۲ حدیث۲۴۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے میں مسلسل سفر کی سعادت اور **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر ماہ جَمع کروانے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بَطُفَیلِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے ماتَحتوں کے احتِرام کا وہ جذبہ نصیب ہوگا کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر فرد خوش ہو کر آپ کو ''دعائے مدینہ'' سے نوازا کرے گا۔

میں دنیا کی دولت کا منگتا نہیں ہوں
مجھے بھائیو! دو دعائے مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کاموں کی تقسیم

دورانِ سفر کسی ایک پر سارا بوجھ ڈال دینے کے بجائے کاموں کی آپس میں تقسیم ہونی چاہئے۔ چُنانچِہ ایک مرتبہ کسی سفر میں صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان نے بکری ذَبْح کرنے کا ارادہ کیا اور کام تقسیم کرلیا، کسی نے اپنے ذِمے ذَبْح کا کام لیا تو کسی نے کھال اُدھیڑنے کا نیز کوئی پکانے کا ذِمّے دار ہوگیا، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: لکڑیاں جَمْع کرنا میرے ذِمّے ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان عرض گزار ہوئے: آقا! یہ بھی ہم ہی کرلیں گے۔ فرمایا: ''یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ تم یہ کام (بخوشی) کرلوگے مگر مجھے یہ پسند نہیں کہ تم لوگوں میں نمایاں رہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اِس کو پسند نہیں فرماتا۔''

(خلاصة سير سيد البشر لمحب الدين الطبری ص۷۵ ملخّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوسروں کو اپنی نِشَسْت پر جگہ دیجئے

ٹرین یا بس وغیرہ میں اگر نِشَستیں کم ہوں تو یہ نہیں ہونا چاہئے کہ بعض بیٹھے ہی رہیں اور بعض کھڑے کھڑے ہی سفر کریں۔ ہونا یہ چاہئے کہ موقع محل کی مناسبت سے سارے باری باری بیٹھیں او دوسروں کیلئے اپنی نِشَست ایثار کر کے ثواب کمائیں اور سیٹ ایثار کر کے اس صورت میں بھی ثواب کمایا جاسکتا ہے جبکہ سیٹ کی بکنگ کروا رکھی ہو کہ بکنگ کروانے سے ایثار کرنا کوئی مَنْع نہیں ہوجاتا۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ

فرماتے ہیں کہ **غزوۂ بدر** میں فی اونٹ تین افراد تھے۔ چُنانچہ حضرتِ ابولُبابہ اور حضرتِ علی رضی اللہ تعالٰی عنہما سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سواری میں شریک تھے۔ دونوں حضَرات کا بیان ہے کہ جب سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیدل چلنے کی باری آتی تو ہم دونوں عرض کرتے کہ سرکار! آپ سوار ہی رہیے، حُضُور کے بدلے ہم پیدل چلیں گے۔ ارشاد ہوتا: ''تم مجھ سے زِیادہ طاقتور نہیں ہو اور میں بہ نسبت تمہارے ثواب سے بے نیاز نہیں ہوں۔'' (یعنی مجھ کو بھی ثواب چاہئے پھر میں کیوں پیدل نہ چلوں!) (شرحُ السّنة ج ٥ ص ٥٦٦ حدیث ٢٦٨٠)

مَدَنی قافِلے میں سفر کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے میں مسلسل سفر کی سعادت اور **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ جَمع کروانے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بطفیلِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی نِشَست دوسروں کو پیش کرنے کیلئے **ایثار کا جذبہ** پیدا ہوگا اور اس کی برکت سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ سفرِ حج و دیدارِ مدینہ بھی نصیب ہوگا اور اِثنائے سفر بھی مدینے کے مسافروں کیلئے مِنٰی شریف، مُزدَلِفہ شریف، عَرَفات شریف اور مکّۂ مکرّمہ و مدینۂ منوّرہ زادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا میں دیوانگی کے ساتھ نِشَستیں پیش کرتے رہنے کی سعادتیں ملتی رہیں گی۔

یارب! سوئے مدینہ مَستانہ بن کے جاؤں
اُس شمعِ دو جہاں کا پروانہ بن کے جاؤں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زِیادہ جگہ نہ گھیریے

اجتماعات وغیرہ میں جہاں لوگ زیادہ ہوں وہاں اپنی سَہولت کیلئے زیادہ جگہ گھیر کر دوسروں کیلئے تنگی کا باعث نہیں بننا چاہیے۔ چُنانچہ حضرت سیِّدُنا سَہل بن مُعاذ رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بیان ہے، میرے والِدِ گرامی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ جِہاد میں گئے تو لوگوں نے منزِلیں تنگ کر دیں (یعنی ضَرورت سے زیادہ جگہ گھیر لی) اور راستہ روک لیا۔ اِس پر رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ یہ اعلان کرے، ''بیشک جو منزِلیں تنگ کرے یا راستہ روکے تو اُس کا کچھ جہاد نہیں۔'' (ابوداوٗد ج۳ ص۵۸ حدیث۲۶۲۹)

آنیوالے کیلئے سَرَکنا سُنّت ہے

جو لوگ پہلے سے بیٹھے ہوں اُن کے لئے سنّت یہ ہے کہ جب کوئی آئے تو اس کیلئے سَرکیں۔ حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن خَطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ ایک شَخْص تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم مسجِد میں تشریف فرما تھے۔ رَحْمتِ دو عالم، نورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اُس کیلئے اپنی جگہ سے سَرَک گئے۔ اُس نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم جگہ کُشادہ موجود ہے، (آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے سَرَکنے کی تکلیف کیوں فرمائی!)

فرمایا: ''مسلمان کا حق یہ ہے کہ جب اُس کا بھائی اُسے دیکھے اُس کیلئے سَرَک جائے۔''

(شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص٤٦٨ حدیث٨٩٣٣)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلے میں مسلسل سفر کی سعادت اور ہر مَدَنی ماہ **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے جَمْع کروانے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بطُفیلِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تھوڑی سی جگہ میں بَرَکت ہو گی دوسروں کیلئے سَرَکنے کی سنّت پر عمل کا ذِہن بنے گا اور اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **جنّتُ الْبَقِیع** میں کُشادہ ترین جگہ نصیب ہوگی۔

زاہدینِ دُنیا بھی رَشک کرتے عاصی پر
میں بقیعِ غَرقَد میں دَفْن ہو اگر جاتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوسروں سے چُھپا کر بات کرنا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ رسولِ اکرم، رَحْمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحْتَشَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم تین ہوتو دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر چُھپکے چُھپکے باتیں نہ کریں جب تک مجلس میں بَہُت سے لوگ نہ آجائیں، یہ اِس وجہ سے کہ اس تیسرے کو رنج پہنچے گا۔'' (بُخاری ج٤ ص١٨٥ حدیث ٦٢٩٠) (کہ شاید میرے مُتعلّق کچھ کہہ رہے ہیں یا یہ کہ مجھے اِس لائق نہ سمجھا جو اپنی گفتگو میں شریک کرتے وغیرہ)

گردن پھلانگنا

جو لوگ جُمُعہ کو پہلے سے اگلی صَفوں میں بیٹھ چکے ہوں، دیر سے آنے والے کو اُن کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں۔ چنانچِہ سرکارِ **مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرمہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ عبرت نشان ہے**: ''جس نے جُمُعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اُس نے جہنَّم کی طرف پُل بنایا۔'' (تِرمِذی ج۲ ص۴۸ حدیث۵۱۳) اس کے ایک معنیٰ یہ ہیں کہ اس پر چڑھ چڑھ کر لوگ جہنَّم میں داخِل ہوں گے۔

(حاشیۂ بہارِ شریعت ج۱ ص۷۶۱،۷۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازِ جُمُعہ کیلئے جلد مسجِد میں حاضِر ہو جانا چاہیے، اگر دیر ہوگئی، **خُطبہ** شُروع ہو گیا تو مسجِد میں جہاں پہنچا تھا وہیں رُک جائے **ایک قدم بھی آگے نہ بڑھے**۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بحالتِ خُطبہ چلنا **حرام** ہے۔ یہاں تک عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں کہ اگر ایسے وَقت آیا کہ خُطبہ شُروع ہو گیا تو مسجِد میں جہاں تک پہنچا وَہیں رُک جائے، آگے نہ بڑھے کہ یہ عمل ہوگا اور حالِ خُطبہ میں کوئی عمل رَوا (یعنی جائز) نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج۸ ص۳۳۳) مزید فرماتے ہیں: خُطبے میں کسی طرف گردن پھیر کر دیکھنا (بھی) **حرام** ہے۔

(اَیضاً ص۳۳۴)

دو کے بیچ میں گُھسنا

اگر دو آدمی پہلے سے بیٹھے ہوں تو ان کی اجازت کے بِغیر ان کے درمیان جا گھسنا سخت بداَخلاقی اور اِحترامِ مسلم کی سراسر خلاف ورزی ہے۔ چُنانچِہ شَہَنْشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''کسی شخص کیلئے یہ حلال نہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بِغیر جدائی کردے۔''[1] (یعنی ان کی اجازت کے بغیر ان کے درمیان بیٹھ جانا حلال نہیں) حضرتِ سَیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی رِوایت کے مُطابِق جو حلقے کے بیچ جا بیٹھے ایسا آدمی سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زَبانی ملعون ہے۔[2] **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ بھی فرمان ہے کہ ایک شخص دوسرے کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر خود نہ بیٹھ جائے مگر بیٹھنے والے کُشادگی کر دیا کریں۔ (مُسلِم ص۱۱۹۹ حدیث۲۱۷۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص اپنی مجلس سے اُٹھے اور پھر واپس آجائے تو اپنی جگہ کا وُہی زِیادہ حقدار ہے۔ (ایضاً حدیث۲۱۷۹)

صف میں چادر رکھ کر جگہ روکنا

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: کوئی شخص مسجِد میں آیا ایک جگہ بیٹھا پھر وُضو کیلئے گیا اور اپنا کپڑا وہاں چھوڑ کر گیا،

[1] ابوداوٗد ج۴ ص۳۴۴ حدیث۴۸۴۵۔ [2] تِرمذی ج۴ ص۳۴۶ حدیث ۲۷۶۲

دوسرا شخص اُس کپڑے کو اُٹھا کر وہاں نہ بیٹھے کہ بیٹھنے والے کا قبضہ سابق (یعنی پہلے سے) ہو گیا ہے۔ (مگر یہ قبضہ تھوڑی دیر کیلئے ہے جیسا کہ آگے چل کر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:) ایسا قبضہ تھوڑی دیر کیلئے مُسلَّم (یعنی مانا جاتا) ہے جیسا (کہ) کپڑا رکھ کر وُضُو کو جانے میں، نہ یہ کہ مسجِد میں اپنی کوئی چیز رکھ دیجئے اور وہ جگہ ہمیشہ آپ کیلئے مخصوص ہو جائے کہ جب آیئے دوسروں پر تقدیم (یعنی فوقیّت) پایئے، یہ ہرگز نہ جائز نہ مقبول۔ (فتاوٰی رضویہ ج۱۶ ص۱۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافِلوں میں مسلسل سنّتوں بھرے سفر کی سعادت اور ہر مَدَنی ماہ کے پہلے دن **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے جمع کروانے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عزَّوَجَلَّ بطُفیلِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم مجلس کے آداب، دوسروں کی حق تلفیوں اور دِل آزاریوں سے اِجتِناب اور اِحترامِ مسلم بجالانے کا ذِہن بنے گا اور اِس مَدَنی تربیت کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عزَّوَجَلَّ حج و زیارتِ مدینہ کا شَرَف حاصِل ہو گا اور وہاں بھی اِن سنّتوں پر عمل نصیب ہو گا۔

تیرے دیوانے سب، آئیں سُوئے عَرَب
دیکھیں سارے حَرَم، تاجدارِ حَرَم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دل نہ دُکھائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِحترامِ مسلم کا تقاضا یہ ہے کہ ہر حال میں ہر مسلمان

کے تمام حُقُوق کا لحاظ رکھا جائے اور بِلا اجازتِ شَرعی کسی بھی مسلمان کی دل شکنی نہ کی جائے۔ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے کبھی بھی کسی مسلمان کا دل نہ دکھایا، نہ کسی پر طنز کیا، نہ کسی کا مذاق اڑایا نہ کسی کو دُھتکارا نہ کبھی کسی کی بے عزّتی کی بلکہ ہر ایک کو سینے سے لگایا، بلکہ ؎

لگاتے ہیں اُس کو بھی سینے سے آقا
جو ہوتا نہیں مُنہ لگانے کے قابل

اُسوۂ حَسَنہ

اِحترامِ مسلم بجالانے کیلئے ہمیں اپنے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے اُسوۂ حَسَنہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس کی پیروی کرنی ہوگی۔

پارہ 21 سُورَۃُ الْاَحْزَاب آیت نمبر 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمۂ کنزالایمان: بےشک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

اَخلاقِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے آقا، مکّے مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم یقیناً تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ مکّرم، معظّم اور محترَم ہیں اور ہر حال میں آپ کا احترام کرنا ہم پر فرضِ اعظم ہے۔ اب آپ حضرات کی خدمت میں سیِّدُ المُرسَلین، جنابِ رحمۃٌ لِّلعٰلمین

صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَخلاقِ حَسَنَہ کی چند جھلکیاں پیش کرنے کی کوشش کروں گا جو بِالخُصُوص اِحتِرامِ مسلم کیلئے ہماری رہنُما ہیں۔

❁ سلطانِ دو جہان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر وَقت اپنی زَبان کی حفاظت فرماتے اور صِرف کام ہی کی بات کرتے ❁ آنے والوں کو محبّت دیتے، ایسی کوئی بات یا کام نہ کرتے جس سے نفرت پیدا ہو ❁ قوم کے معزّز فرد کا لحاظ فرماتے اور اُس کو قوم کا سردار مقرّر فرما دیتے ❁ لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کی تلقین فرماتے ❁ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی خبر گیری فرماتے ❁ لوگوں کی اچّھی باتوں کی اچھائی بیان کرتے اور اس کی تقویَت فرماتے، بُری چیز کو بُری بتاتے اور اُس پر عمل سے روکتے ❁ ہر مُعامَلے میں اِعتدال (یعنی میانہ روی) سے کام لیتے ❁ لوگوں کی اِصلاح سے کبھی بھی غفلت نہ فرماتے ❁ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُٹھتے بیٹھتے (یعنی ہر وقت) ذِکْرُ اللہ کرتے رہتے ❁ جب کہیں تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ مِل جاتی وَہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی اسی کی تلقین فرماتے ❁ اپنے پاس بیٹھنے والے کے حُقُوق کا لحاظ رکھتے ❁ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر رہنے والے ہر فرد کو یِہی محسوس ہوتا کہ سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے سب سے زِیادہ چاہتے ہیں ❁ خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر گفتگو کرنے والے کے ساتھ اُس وَقت تک تشریف فرما رہتے جب تک وہ خود نہ چلا جائے ❁ جب کسی سے مُصافَحَہ فرماتے (یعنی ہاتھ مِلاتے) تو اپنا ہاتھ کھینچنے میں پَہَل نہ فرماتے ❁ سائل (یعنی مانگنے والے) کو عطا فرماتے ❁ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی

سخاوت وخوش خُلقی ہر ایک کے لئے عام تھی ۞ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مجلس عِلْم، بُردباری، حیا، صَبْر اور اَمانت کی مجلس تھی ۞ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مجلس میں شوروغل ہوتا نہ کسی کی تذلیل (یعنی بے عزّتی) ۞ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مجلس میں اگر کسی سے کوئی بھول ہوجاتی تو اُس کو شُہرت نہ دی جاتی[١] ۞ جب کسی کی طرف متوجِّہ ہوتے تو مکمَّل توجُّہ فرماتے[٢] ۞ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی کے چہرے پر نظریں نہ گاڑتے تھے[٣] ۞ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کنواری لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے[٤] ۞ سلام میں پَہَل فرماتے[٥] ۞ بچّوں کو بھی سلام کرتے ۞ جو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پکارتا، جواب میں ''لَبَّيك'' (یعنی میں حاضِر ہوں) فرماتے[٦] ۞ اہلِ مجلس کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے ۞ اکثر قبلہ رُو بیٹھتے ۞ اپنی ذات کیلئے کبھی کسی سے بدلہ نہ لیتے ۞ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے کے بجائے مُعاف فرما دیا کرتے[٧] ۞ راہِ خدا عزَّوَجَلَّ میں جہاد کے سوا کبھی کسی کو اپنے مبارَک ہاتھ سے نہ مارا، نہ کسی غلام کو نہ ہی کسی عورت (یعنی زَوجہ وغیرہ) کو مارا[٨] ۞ گفتگو میں نرمی ہوتی[٩]، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''**اللہ تَعَالٰی** کے نزدیک بروزِ قِیامت لوگوں میں سب سے بُرا وہ ہے جس کو اُس کی بدکلامی کی وجہ سے لوگ چھوڑ دیں[١٠]'' ۞ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بات کرتے تو (اِس قدر ٹھہراؤ ہوتا کہ) لفظوں کو گننے والا گن سکتا تھا[١١] ۞ طبیعت میں

مدینہ

[١] شمائل ترمذی ص١٩٢۔١٩٣ وغیرہ مُلَخَّصاً۔ [٢] شُعَبُ الْاِیمان حدیث ١٤٣٠۔ [٣] اِحیاءُ الْعُلوم ج ٢ ص ٤٤٢۔ [٤] شمائل ترمذی ص٢٠٣۔ [٥] شُعَبُ الْاِیمان حدیث ١٤٣٠۔ [٦] وسائل الوصول ص٢٠٧۔ [٧] اِحیاءُ الْعُلوم ج ٢ ص ٤٤٨، ٤٤٩۔ [٨] شمائل ترمذی ص١٩٧۔ [٩] اِحیاءُ الْعُلوم ج٢ ص ٤٥١۔ [١٠] مُسلِم ص١٣٩٨ حدیث ٢٥٩١۔ [١١] بخاری حدیث ٣٥٦٧

نرمی تھی اور ہَشّاش بَشّاش رہتے ❁ نہ چِلّاتے ❁ سَخْت گفتگو نہ فرماتے ❁ کسی کو عیب نہ لگاتے ❁ بُخْل نہ فرماتے ❁ اپنی ذاتِ والا کو بِالْخُصُوص تین چیزوں، جھگڑے، تکبُّر اور بے کار باتوں سے بچا کر رکھتے ❁ کسی کا عَیب تلاش نہ کرتے ❁ صِرف وہی بات کرتے جو (آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے حق میں) باعِثِ ثواب ہو ❁ مسافر یا اجنبی آدَمی کے سَخْت کلامی بھرے سوال پر بھی صَبْر فرماتے ❁ کسی کی بات کو نہ کاٹتے البتّہ اگر کوئی حد سے تجاوُز کرنے لگتا تو اُس کو مَنْع فرماتے یا وَہاں سے اُٹھ جاتے[1] ❁ سادَگی کا عالم یہ تھا کہ بیٹھنے کیلئے کوئی مخصوص جگہ بھی نہ رکھی تھی[2] ❁ کبھی چٹائی پر تو کبھی یوں ہی زمین پر بھی آرام فرمالیتے[3] ❁ کبھی قَہقَہہ (یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرے لوگ ہوں تو سُن لیں) نہ لگاتے[4] ❁ صَحابۂ کِرام عَلَیھِمُ الرِّضْوَان فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سب سے زیادہ مسکرانے والے تھے (یعنی موقع کی مناسبت سے)[5] حضرتِ عبدُ اللّٰہ بن حارِث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔[6]

یا الٰہی! جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں
اُن تبسُّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] شمائل ترمذی ص۱۹۹۔۲۰۰ مُلَخَّصاً [2] اَخلاقُ النّبی وآدابه ص ۱۰ [3] وسائل الوصول ص ۱۸۹۔
[4] اِحیاءُ الْعُلوم ج ۲ ص ۴۴۶۔ [5] اِحیاءُ الْعُلوم ج ۲ ص ۴۵۳ [6] شمائل ترمذی ص ۱۳۶۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”قطعِ رحمی حرام ہے“ کے 13 حُرُوف کی نسبت سے صِلۂ رِحمی کے 13 مَدَنی پھول

❁ فرمانِ الٰہی عزَّوَجَلَّ: وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ[1]

ترجَمۂ کنز الایمان: ”اور اللہ سے ڈرو، جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔“ اس آیتِ مبارَکہ کے تحت ”تفسیرِ مَظْہری“ میں ہے: یعنی تم قَطْعِ رِحْم (یعنی رشتے داروں سے تعلُّق توڑنے) سے بچو[2]

❁ 7 **فرامینِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ﴿۱﴾ جو **اللہ** اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلۂ رِحْمی کرے[3] ﴿۲﴾ قیامت کے دن **اللہ** عزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں تین قسم

مــــــدینـــہ

[1] پ۴، النّساء:۱۔ [2] تفسیرِ مظہری ج۲ ص۳۔ [3] بخاری ج۴ ص۱۳۶ حدیث ۶۱۳۸

کے لوگ ہوں گے ، (ان میں سے ایک ہے)صِلَۂ رِحْمی کرنے والا[1] ﴿۳﴾ رِشتہ کاٹنے والا جنّت میں نہیں جائے گا[2] ﴿٤﴾ لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچھا ہے جو کثرت سے قرانِ کریم کی تِلاوت کرے، زیادہ مُتّقی ہو،سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والا ہواور سب سے زیادہ **صِلَۂ رِحْمی** (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ) کرنے والا ہو[3] ﴿۵﴾ بے شک افضل ترین صدقہ وہ ہے جو دشمنی چُھپانے والے رِشتے دار پر کیا جائے[4] ﴿٦﴾ جس قوم میں قاطِعِ رِحْم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس قوم پر **اللہ** کی رَحْمت کا نزول نہیں ہوتا[5] ﴿۷﴾ جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے(جنّت میں) محل بنایا جائے اوراُس کے دَرَجات بلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اِس پر ظُلم کرے یہ اُسے معاف کرے اور جو اِسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اِس سے قَطْعِ تعلُّق کرے یہ اُس سے ناطہ(یعنی تعلُّق) جوڑے (اَلْمُستَدرَك ج۳ ص۱۲ حدیث ۳۲۱۵) ❁ حضرتِ سیِّدُ نافقیہ ابُواللّیث سَمَرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں،صِلَۂ رِحْمی کرنے کے **10** فائدے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہوتی ہے، لوگوں کی خوشی کا سبب ہے،فِرِشتوں کو مَسَرَّت ہوتی ہے،مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے، شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے،عُمْر بڑھتی ہے،رِزْق میں بَرَکت ہوتی ہے،فوت ہوجانے والے آباء واجداد(یعنی مسلمان باپ دادا) خوش ہوتے ہیں، آپس میں مَحَبَّت بڑھتی ہے، وفات کے بعداس کے ثواب میں اِضافہ ہوجاتا ہے،کیونکہ لوگ اس

[1] اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج۲ ص۹۹ حدیث۲۵۲۶ ۔ [2] بُخاری ج٤ ص۹۷ حدیث۵۹۸٤ ۔ [3] مُسندِ اِمام احمد ج۱۰ ص٤۰۲ حدیث۲۷۵۰٤ ۔ [4] ایضاج۹ ص۱۳۸ حدیث۲۳۵۸۹ ۔ [5] اَلزَّواجِر ج۲ ص۱۵۳

کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں(تَنبیهُ الغافِلین ص۷۳) ❁ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 1196 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد 3 صَفْحَہ 558 تا 560 پر ہے: **صِلَۂ رِحْم** کے معنیٰ **رِشتے کو جوڑنا** ہے یعنی رِشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلوک کرنا۔ ساری اُمّت کا اس پر اِتِّفاق ہے کہ **صِلَۂ رِحْم** ''واجِب'' ہے اور قَطْعِ رِحْم (یعنی رشتہ توڑنا) ''حرام'' ہے۔ جن رِشتے والوں کے ساتھ صلۂ (رِحْم) واجِب ہے وہ کون ہیں؟ بعض عُلَما نے فرمایا: وہ **ذُو رِحْم مَحْرَم** ہیں اور بعض نے فرمایا: اس سے مراد ذُو رِحْم ہیں، مَحْرَم ہوں یا نہ ہوں۔ اور ظاہِر یہی قولِ دُوُم ہے، **احادیث** میں مُطْلَقاً (یعنی بغیر کسی قید کے) رشتے والوں کے ساتھ صِلَہ (یعنی سُلوک) کرنے کا حکم آتا ہے، **قرآنِ مجید** میں مُطْلَقاً (یعنی بلا قید) ذَوِی الْقُربٰی (یعنی قَرابَت والے) فرمایا گیا مگر یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں (اِسی طرح) صِلَۂ رِحْم (یعنی رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے دَرَجات میں بھی تَفاوُت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ **والِدَین** کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد ذُو رِحْم مَحْرَم کا، (یعنی وہ رشتے دار جن سے نسبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ان کے بعد بقیّہ رِشتے والوں کا علیٰ قَدرِ مَراتِب۔ (یعنی رِشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مطابق) (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص ۶۷۸) ❁ **صِلَۂ رِحْمی** (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ سُلوک) کی مختلف صورتیں ہیں، اِن کو ہَدِیّہ و تُحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری اِعانت (یعنی امداد) درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا،

ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا (دُرَر ج ۱ ص ۳۲۳) ❁ اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، ان سے خط وکتابت جاری رکھے تا کہ بے تعلّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رِشتے داروں سے تعلّقات تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت میں اِضافہ ہوگا۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸) (فون یا انٹرنیٹ کے ذَرِیعے بھی رابِطے کی ترکیب مُفید ہے) ❁ صِلَۂ رِحْمی (رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک) اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صِلَۂ رِحْم (یعنی کامل دَرَجے کا صِلَۂ رِحْم) یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے، بے اِعتنائی (بے۔اِع۔تے۔نائی۔ یعنی لاپرواہی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی مُراعات (یعنی لحاظ ورعایت) کرو۔ (ایضاً)

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ہدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۱۰ صفر المظفّر ۱۴۳۶ھ

03-12-2014

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرانِ مجید		مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت
تفسیر مظہری	کوئٹہ	کنز العمال	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تفسیر نعیمی	مکتبہ اسلامیہ مرکز الاولیاء لاہور	شمائل ترمذی	دار احیاء التراث العربی بیروت
بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	وسائل الوصول	دار المنہاج جدۃ
مسلم	دار ابن حزم بیروت	اخلاق النّبی وآدابہ	دار الکتاب العربی بیروت
ابوداؤد	دار احیاء التراث العربی بیروت	ابن عساکر	دار الفکر بیروت
ترمذی	دار الفکر بیروت	خلاصۃ سیر سید البشر	دائرۃ المعارف العثمانیۃ، الہند
ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت	تنبیہ الغافلین	دار الکتاب العربی بیروت
مسند امام احمد	دار الفکر بیروت	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
معجم اوسط	دار الکتب العلمیۃ بیروت	الزواجر	دار المعرفۃ بیروت
شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت	درر	باب المدینہ کراچی
مستدرک	دار المعرفۃ بیروت	درمختار وردالمحتار	دار المعرفۃ بیروت
شرح السنۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
الفردوس بمأثور الخطاب	دار الکتب العلمیۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

فہرس

مسلمان کو محبت سے دیکھنے کا ثواب

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

جو مسلمان اپنے بھائی سے مُصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحَبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل میں کینہ نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (کَنْزُ الْعُمّال ج۹ ص۵۷ حدیث۲۵۳۵۸)

ISBN 978-969-631-456-1
0109054

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net